92

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — فون نمبر ۹۹ — یوم بدھ

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰ | ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ، ۴ ظہور ۱۳۵۰ہش، ۴ اگست ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۷۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳ ظہور۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت وعافیت کے ساتھ رکھے اور ہر لحہ اپنی تائید ونصرت سے نوازتا رہے آمین۔

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی تحریر فرماتی ہیں کہ بریگیڈیئر وقیع الزمان صاحب کا بیٹا عزیزم ماجد احمد جو کہ حضرت مرزا البشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نواسہ ہے دوسری مرتبہ بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہوگیا ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل سے مکمل صحت عطا فرمائے آمین۔

راولپنڈی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدر آباد (اہلیہ مکرم چوہدری محمد سعید صاحب) تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ اور کراچی میں زیر علاج ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ (غلام احمد فرخ مربی۔ حیدر آباد)

محترم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ افریقہ ایک عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے آمین۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے قادر خدا کی قدرت اسباب میں مقید نہیں ہے، اس کی قدرتوں کی کوئی انتہا نہیں ہے

جو شخص اس کی وسعت قدرت سے منکر ہو سمجھ لو کہ وہ صدق کے مقام سے گر پڑا ہے

"ہر ایک سبب کا انتہا آخر کار ہمارے خدا تک ہی ہے اور تھوڑی دور تک چل کر اسباب کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے اور صرف امر خالص کا مرتبہ رہ جاتا ہے کہ جسے کسی طرح ہم سبب کی طرف منسوب نہیں کر سکتے اور صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہی باقی رہ جاتی ہے اور اسباب کا سلسلہ بالکل منقطع ہو جاتا ہے۔ اسباب کا سلسلہ تو صرف چند قدموں تک ساتھ دیتا ہے۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ کی مدرک اور غیر مرئی خالص قدرت ہوتی ہے۔ یہ ایک ایسا پوشیدہ خزانہ ہے کہ جس کی حد اور انتہا ہی نہیں ہے اور یہ ایسا دریا ہے کہ جس کا کوئی کنارہ نہیں ہے اور ایک ایسا دشت ہے کہ جو طے ہونے میں نہیں آتا۔ یہ کہنا کہ قدرت خالص اللہ تعالیٰ کی بیکار ہو جاتی ہے اور صرف اسباب رہ جاتے ہیں بڑی بے انصافی ہے۔ کیا تم کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ نے آدمؑ اور عیسیٰؑ کو کیسے پیدا کیا تھا؟ اور موسیٰؑ کے لئے کس طرح دریا کو شگاف کیا کہ جس سے موسیٰ علیہ السلام تو دریا سے سلامت گذر گئے مگر فرعون غرق ہو گیا؟ وہ کونسی کشتی تھی جس پر بیٹھ کر موسیٰؑ دریا سے گذرے؟

خدا تعالیٰ نے اس قصہ کو قرآن کریم میں بے فائدہ نہیں ذکر کیا بلکہ اس میں بڑے بڑے معارف اور حقائق ہیں تاکہ تم کو اس بات کا علم ہو کہ اس پاک ذات اللہ تعالیٰ کی قدرت اسباب میں مقید نہیں ہے اور تمہارے ایمان ترقی کریں۔ آنکھیں کھلیں اور شکوک وشبہات رفع ہوں اور تم کو یہ شناخت حاصل ہو کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے کہ اس پر کسی قسم کا کوئی دروازہ مسدود نہیں ہے۔ اس کی قدرتوں کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ جو شخص اس کی وسعت قدرت سے منکر ہو کر اسباب کے احاطہ میں اسے مقید کرتا ہے تو سمجھو کہ صدق کے مقام سے وہ گر پڑا۔ پس اگر کوئی شخص حکم خداوندی سے اسباب کو ترک کرتا ہے تو تم اسے برا مت کہو اور خدا تعالیٰ کے قانون کو ایک تنگ وتاریک دائرہ میں محدود مت کرو۔"

(الحکم جلد ۷ نمبر ۲۵ صفحہ ۱ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۳ء)

امریکہ کی احمدی جماعتوں کی طرف سے

فلپائن میں مسلمانوں پر ظلم وتشدد کے خلاف احتجاجی تار

"واشنگٹن ۴ جولائی ۱۹۷۱ء

بخدمت گرامی صدر مملکت فلپائن۔ منیلا

جناب صدر!

فلپائن میں مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کی اطلاعات ہم ممبران جماعت احمدیہ واشنگٹن ڈی سی کے لئے انتہائی صدمہ اور غم واندوہ کا موجب ہوئی ہیں اس بارہ میں ہمیں گہری تشویش ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ وہاں بہت سے مسلمانوں کو شہید اور بعض مساجد کو نذر آتش کر دیا گیا ہے۔

ہمیں امید ہے اور ہم توقع رکھتے ہیں کہ آں محترم قوم کا سربراہ اور باپ ہونے کی حیثیت سے مفسدوں کے خلاف پہلے ہی بعض اقدامات عمل میں لا چکے ہوں گے۔ ہم آں محترم سے پُر زور درخواست کرتے ہیں کہ آپ فلپائن کے تمام مسلمان شہریوں کے جان ومال کی حفاظت اور ان کے حقوق کے تحفظ کے لئے ہر ضروری قدم اٹھانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ ہونے دیں تاکہ دوسرے شہریوں کی طرح آپ کی حکومت کے زیر سایہ وہ بھی امن اور خوشحالی کی فضا میں زندگی بسر کر سکیں۔

والسلام مع الاکرام

آپ کا مخلص

ایم۔ اے۔ قریشی سیکرٹری امریکن مشن"

(مسعود احمد پبلشر وایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۴- ظہور ۱۳۵۰ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابدال اور اقطاب میں شامل ہونے کے ذرائع

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اس امر پر خاص زور دیا ہے کہ دنیا میں غلبۂ اسلام کی مہم کو کامیابی سے جاری رکھنے کے لئے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ جماعت احمدیہ کے نوجوان ابدال ہوں۔ ابدال وہ لوگ ہوتے ہیں جو جوانی میں ہی اپنے اندر نیک تغیر پیدا کر کے تعلق باللہ کا ایک ایسا مقام حاصل کر لیتے ہیں کہ خدا ان کی دعاؤں کو سننا ان سے بولنا اور ان سے کلام کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اسیطرح یہ بھی ضروری ہے کہ جماعت احمدیہ کے بوڑھے ابدال سے ترقی کر کے اقطاب میں شمولیت کے شرف سے مشرف ہوں۔ اقطاب وہ لوگ ہوتے ہیں جنہیں نفسِ مطمئنہ حاصل ہو جاتا ہے اور اس امر کا امکان باقی نہیں رہتا کہ وہ کبھی اپنے مقام سے گر کر پھر سفلی زندگی کی طرف لوٹ سکیں۔ وہ روحانیت میں آگے ہی آگے قدم بڑھاتے اور روحانی علو و ارتفاع کی ایک منزل کے بعد دوسری منزل طے کرتے چلے جاتے ہیں۔ حضور رضی اللہ عنہ نے یہ بھی واضح فرمایا ہے کہ نوجوانوں اور بوڑھوں میں تعلق باللہ کی یہ کیفیت نسلاً بعد نسلٍ جاری رہنی چاہیئے تاکہ اللہ تعالےٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کے نتیجہ میں جو ابدال اور اقطاب کے شاملِ حال ہوا کرتی ہے اسلام جلد از جلد پورے کرّۂ ارض پر غالب آسکے۔
(حوالہ کے لئے دیکھیں تقریر فرمودہ ۲۰ نومبر ۱۹۵۵ء مشعل راہ ۸۲۸/۸۳۱)

دنیا بھر میں غلبہ اسلام کے نقطۂ نگاہ سے نوجوانوں اور بوڑھوں میں تعلق باللہ کی اس خاص کیفیت کے بہر طور موجود ہونے کی غیر معمولی اہمیت کے پیش نظر ہی حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کے اوائل زمانہ میں ہی اس مجلس کے قیام کی علّت غائی یہ بیان فرمائی کہ اس فوج کو روحانی ٹریننگ دی جائے جس نے آگے چل کر اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنا ہے (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷ مارچ ۱۹۳۹ء مطبوعہ الفضل ۷ اپریل ۱۹۳۹ء) اس کے بعد حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ مسلسل اپنے خطبات جمعہ اور خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعات کی تقاریر میں خدام کو پورے خشوع و خضوع کے ساتھ مساجد میں باجماعت نمازوں کی ادائیگی پورے تعہد اور مداومت کے ساتھ نماز تہجد کے التزام، تسبیح و تحمید اور درود شریف کی کثرت نیز دعاؤں میں بے اندازہ شغف کی طرف توجہ دلاتے رہے کیونکہ یہی وہ ذرائع ہیں جنہیں تعہد اور مداومت کے ساتھ اختیار کر کے ایک خادم کی اس نہج پر روحانی ٹریننگ ہو سکتی ہے کہ وہ ابدال کے زمرہ میں شامل ہو کر اللہ تعالےٰ کی تائید و نصرت کا براہ راست مورد بن سکے۔ چونکہ بالعموم نوجوان اپنی عمر اور اس عمر میں طبیعت کے غیر فطری میلان کی وجہ سے ایسے روحانی اشغال میں کسی قدر سستی اور غفلت کے مرتکب ہو جاتے ہیں اس لئے حضورؓ نے خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع منعقدہ ۱۹۵۳ء کے موقع پر ایسے تساہل پسند نوجوانوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"گزشتہ حالات سے خدام الاحمدیہ نے کوئی زیادہ فائدہ نہیں اٹھایا۔ تمہاری غلطیوں کی وجہ سے یا ہماری غلطیوں کی وجہ سے بعض ایسی دیواریں قائم ہو گئی ہیں کہ اب سوائے خدا تعالےٰ کے کوئی انہیں توڑ نہیں سکتا تم اگر یہ سمجھتے ہو کہ ہم تدبیر سے انہیں توڑ لیں گے تو یہ غلط ہے۔ خدا تعالےٰ ہی انہیں توڑے تو ٹوٹے اور اس کی یہی صورت ہے کہ تم دعائیں کرو، تہجد پڑھو اور ذکر الٰہی کرو یہی وہ ذرائع ہیں جن سے یہ دیواریں ٹوٹ سکتی ہیں اور کامیابی ہو سکتی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ میرے پاس ایسی رپورٹیں آ رہی ہیں کہ نوجوانوں میں نماز اور دعا کی اتنی عادت نہیں رہی جتنی پرانے لوگوں میں تھی۔ اور یہ نہایت خطرناک بات ہے۔ تمہارے لئے تو پرانے لوگوں سے زیادہ فتنے ہیں۔ اس لئے پہلوں کے مقابلہ میں تمہارے سامنے زیادہ مشکلات ہیں اور ان کو دور کرنا اور ان کا مقابلہ کرنا تمہارے بس اور طاقت میں نہیں۔ اس کا مقابلہ تو وہی کرے گا جو خدا تعالےٰ تک پہنچ سکے۔ اور جب خدا تعالےٰ کسی بات میں دخل دیتا ہے تو وہ آپ ہی آپ حل ہو جاتی ہے۔ پس اگر تم نے موجودہ مشکلات کا مقابلہ کرنا ہے تو تمہیں اپنے اندر اصلاح پیدا کرنی چاہیئے۔ میں نے پہلے بھی جماعت کو توجہ دلائی ہے اور اب پھر توجہ دلاتا ہوں کہ تمہاری غرض نعرے اور کبڈیاں نہیں۔ نعرے اور کبڈیاں بالکل بے کار ہیں یہ نعرے اور کبڈیاں تو محض ایسے ہی ہیں جیسے کوئی شخص کپڑے پہنے تو ان پر فیتے سے اپنا نام بھی لکھوا لے۔ یہ بیکار چیزیں ہیں تم نمازوں اور دعاؤں میں ترقی کرو اور نہ صرف خود ترقی کرو بلکہ ہر شخص اپنے ہمسائے کو دیکھے اور اس کی نگرانی کرے تاکہ ساری جماعت اس کام میں لگ جائے۔"
(الفضل ۱۸ اکتوبر ۱۹۶۱ء)

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اس قسم کی متواتر تلقین اور بعد ازاں پیش آنے والے بعض واقعات کے نتیجہ میں نوجوانوں کے اندر بکثرت دعائیں کرنے تسبیح و تحمید میں مشغول رہنے اور درود شریف کا ورد رکھنے کی ایک رَو چل پڑی اور اس کے نتیجہ میں نوجوانوں کو بھی سچی خوابیں بکثرت آنے لگیں تو حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اس پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے یکم جون ۱۹۵۶ء کو فرمایا:-

"انہوں نے (یعنی نوجوانوں نے) اپنے بزرگوں کو دیکھا کہ وہ دعائیں کر رہے ہیں تو انہوں نے بھی دعائیں کرنی شروع کر دیں۔ پھر انہوں نے سنا کہ درود سے دعائیں زیادہ سنی جاتی ہیں اس پر انہوں نے بھی درود پڑھنا شروع کر دیا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ تھے تو بیس بیس پچیس پچیس سال کے لیکن پہلے انہیں کبھی رؤیا و کشوف نہیں ہوتے تھے لیکن ان دعاؤں اور درود کی کثرت کی وجہ سے میں دیکھتا ہوں کہ درجنوں احمدیوں کو بڑی اعلیٰ درجہ کی خوابیں آنی شروع ہو گئی ہیں اور ہر ڈاک میں ایسے خطوط نکل آتے ہیں جن میں خوابیں درج ہوتی ہیں ... ... اور ان میں سے بعض اتنی شاندار ہوتی ہیں کہ ان کے پڑھنے سے صاف پتہ لگتا ہے کہ یہ خدائی رؤیا ہیں بہر حال ان کو (یعنی نوجوانوں کو) خدا تعالےٰ کی طرف توجہ پیدا ہوئی اور چاہے انہوں نے دعا کی قبولیت کے لئے ہی درود پڑھا مگر درود کی برکات سے انہیں حصہ مل گیا۔ چنانچہ ان دعاؤں اور درود اور خدا تعالےٰ کی طرف توجہ کرنے کے نتیجہ میں ایسی خوابیں دوستوں کو آ رہی ہیں کہ انہیں پڑھ کر حیرت آتی ہے۔ اور ان کا لفظ لفظ بتا رہا ہوتا ہے کہ یہ سچی ہیں اور خدا تعالےٰ کی طرف سے ہیں۔ اگر یہ تحفہ جوانوں کو خدا تعالےٰ کی طرف سے ملا ہے اس سے ان کے اندر حقیقی لذت ایمان پیدا ہو گئی ... اور انہوں نے دعاؤں اور درود اور ذکر الٰہی کی عادت کو ترک نہ کیا تو یہ رؤیا و کشوف کا سلسلہ ان کے لئے مستقل طور پر جاری ہو جائے گا اور اللہ تعالےٰ کے فضل ان پر متواتر نازل ہونے شروع ہو جائیں گے۔"
(الفضل ۲۲ جون ۱۹۵۶ء)

الغرض نوجوانوں کے ابدال میں اور بوڑھوں کے اقطاب میں شمولیت کے شرف سے مشرف ہونے اور ہوتے چلے جانے کے لئے ضروری ہے کہ کیا نوجوان اور کیا بوڑھے سب ہی باجماعت نمازوں کی ادائیگی، پورے تعہد کے ساتھ نمازِ تہجد کے التزام تسبیح و تحمید اور درود کے ورد نیز دعاؤں میں غیر معمولی شغف کے اوصاف سے متصف ہوں اور پوری مداومت کے ساتھ متصف رہیں تاکہ وہ اللہ تعالےٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کے مورد بنے رہیں اور ان کے ذریعہ سے اسلام دنیا میں غالب آتا چلا جائے۔ روحانی ترقی کی اس کیفیت کو برقرار اور نسلاً بعد نسلٍ جاری رکھنے کی غرض سے ہی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جماعت میں تسبیح و تحمید درود اور بکثرت دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی ہوئی ہے۔ یہ ایک مستقل تحریک ہے اور اس پر پورے عزم و استقلال کے ساتھ عمل درآمد ضروری ہے۔

●

تجاویز برائے شوریٰ خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر شوریٰ کا انعقاد ہوگا۔ قائدین مجالس مقامی، قائدین اضلاع و قائدین علاقہ سے التماس ہے کہ شوریٰ کے لئے تجاویز بھجوا کر شکریہ کا موقع دیں۔ دفتر مرکزیہ میں تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ۷ ستمبر ۱۹۷۱ء (۷ تبوک ۱۳۵۰ھش) ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

93

قسط نمبر ۳

محبّت الٰہی پیدا کرنے کے ذرائع

ازفرمودات حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲) ماں باپ کی محبت کی دوسری وجہ وحدت جسمانی ہے انسان کی فطرت میں اللہ تعالیٰ نے یہ مادہ رکھا ہے کہ وہ بغیر سوچے سمجھے اپنے جسم کو بچانے کی کوشش کرتا ہے تم اچانک اپنے کسی دوست کی آنکھ کی طرف زور سے انگلی لے جاؤ تو وہ فوراً اپنی آنکھ جھپک لے گا کیونکہ یہ فطرتی چیز ہے اور اس میں سوچنے کی ضرورت نہیں ہوتی پچھلے دنوں میری ایک نواسی جو ابھی چھوٹی بچی ہی ہے اور اس کا والد سید ہے میرے پاس آئی اور میں نے مذاق کے طور پر اپنی سوٹی اس کی طرف اس انداز میں کی کہ گویا ابھی میں اُسے مارنے لگا ہوں میری سوٹی کے آگے نوکدار پھل بھی لگا ہوا ہے چونکہ میں نے اچانک ایسا کیا تھا اس لئے اس نے ڈر کر چیخ ماری ۔ تھوڑی دیر کے بعد جب وہ ٹھیک ہوگئی تو میں نے اسے ہنس کر کہا سید بُزدل ہوتے ہیں مغل بہادر ہوتے ہیں کہنے لگی نہیں نہیں سید بہادر ہوتے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد جب اس کے ذہن سے یہ بات اتر گئی تو میں نے پھر اسے ڈرانے کے لئے اسی طرح کیا اور وہ پھر ڈر کر پیچھے ہٹ گئی میں نے کہا دیکھا سید ڈر جاتے ہیں خیر وہ چلی گئی اور چند دن مشق کرتی رہی۔ اس کے بعد وہ پھر میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ اب دیکھیں کہ میں ڈرتی ہوں یا نہیں چنانچہ میں نے اسے ڈرایا تو وہ نہیں ڈری۔ لیکن وہ چار دن کے بعد جب وہ پھر میرے پاس آئی تو غیر متوقع طور پر میں نے پھر اُسے ڈرا دیا اور میں نے دیکھا کہ اس دفعہ بھی وہ ڈر گئی چونکہ وہ اس کے لئے تیار نہیں تھی تو فطرت کے اندر خدا تعالیٰ نے اپنے جسم کی حفاظت کا مادہ رکھا ہے چونکہ بچہ ماں باپ کے جسم کا ایک حصہ ہوتا ہے اس لئے اپنے جسم کو بچانے کا جو مادہ فطرت میں ہوتا ہے وہ ادھر منتقل ہو جاتا ہے اور ماں باپ اپنے بچہ سے محبت کرنے لگتے ہیں

(۳) ماں باپ کی محبت کی تیسری وجہ اپنائیت ہوتی ہے جس طرح وحدت جسمانی ایک طبعی محبت پیدا کرتی ہے اسی طرح تعلق کے لحاظ سے بھی ایک ہو جانے کا خیال محبت پیدا کر دیتا ہے تمہارا کوٹ پھٹ جائے تو تمہیں کوئی پرواہ نہیں ہوتی کیونکہ کوٹ کے ساتھ اپنائیت کا تعلق نہیں ہوتا تم سمجھتے ہو کہ ایک کوٹ پھٹا تو دوسرا لے لیں گے لیکن جہاں تمہارا تعلق ہوتا ہے وہاں اس چیز کے ضائع ہونے سے تمہیں درد ہوتا ہے پس وحدت جسمانی کی طرح اپنائیت بھی محبت کرتی ہے ۔ خدا تعالیٰ نے اس دنیا کا سلسلہ ایسا بنایا ہے کہ ہر بچہ اپنے ماں باپ کے پاس رہتا ہے اور ماں باپ اس بچہ کو کوئی غیر چیز نہیں بلکہ اپنی چیز سمجھتے ہیں اس لئے اس سے محبت رکھتے ہیں ۔ گورنمنٹ لوگوں پر ٹیکس لگا سکتی ہے لیکن اگر گورنمنٹ یہ چاہے کہ وہ کسی کا بچہ لے لے تو وہ بچہ نہیں لے سکتی پس اپنائیت کی انتہا بھی محبت پیدا کرتی ہے ۔

(۴) بقاء ذات کی خواہش بھی محبت پیدا کرتی ہے ۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان چاہتا ہے میں ہزار سال زندہ رہوں مگر دقت یہ ہے کہ انسان اس دنیا میں ہمیشہ کے لئے زندہ نہیں رہ سکتا لیکن دوسری طرف بقاء ذات کی خواہش بھی ہر انسان میں پائی جاتی ہے جس کا ایک ہی ذریعہ ہوتا ہے کہ اس کی اولاد اس کے نام کو زندہ رکھتی ہے اور اس طرح بقاء ذات کی خواہش ایک رنگ میں پوری ہو جاتی ہے ۔ پس چونکہ انسان یہ سمجھتا ہے کہ میں دنیا میں اگر زندہ نہ رہ سکتا ہوں تو بچہ کی طرف سے اس لئے اسے اپنے بچے سے محبت ہوتی ہے ۔

(۵) ماں باپ کی محبت کی پانچویں وجہ مظہریت ہوتی ہے بقاء ذات کی خواہش تو یہ تھی کہ انسان چاہتا ہے میں خود زندہ رہوں اور مظہریت کے معنے یہ ہیں کہ انسان چاہتا ہے کہ جو چیزیں اس سے ظاہر ہوتی ہیں وہ بھی ہمیشہ قائم رہیں۔ ایک شخص جوانی میں خوب چل پھر سکتا ہے ۔ گھوڑے پر سواری کرتا ہے اور میلوں میل تک سفر کرتا چلا جاتا ہے اب جہاں طبعی طور پر اس کے اندر یہ خواہش پائی جاتی ہے کہ میں ہمیشہ زندہ رہوں وہاں اس کے اندر یہ خواہش بھی پائی جاتی ہے کہ میں ہمیشہ جوان رہوں یہ نہیں چاہتا کہ میں بڈھا ہو جاؤں اور لوگ میرے منہ میں لقمے ڈالا کریں گویا اس کی خواہش ہوتی ہے کہ میری مظہریت دنیا میں قائم رہے اور چونکہ انسان کی مظہریت اس کی اولاد کے ذریعہ ہی قائم رہ سکتی ہے اس لئے فطرتی طور پر ہر شخص اپنے بچوں سے محبت رکھتا ہے۔

یہ پانچ چیزیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے بغیر سوچے سمجھے اور بغیر کسی دلیل کے ماں باپ اپنی اولاد سے محبت کرتے ہیں اور یہ ایسے گہرے موجبات ہیں کہ انسان کی فطرت میں مرکوز ہیں۔ حتیٰ کہ اسے ان کے بارہ میں سوچنے کی بھی ضرورت نہیں جس طرح انسان کا اپنا جسم دماغ پر خود بخود اثر کرتا ہے۔ یہ موجبات بھی اس کے دماغ پر تصرف کرتے ہیں حتیٰ کہ وہ بغیر موجبات کو سوچنے کے محبت کو محسوس کرنے لگتا ہے۔

شاید کوئی کہے کہ پہلی محبت تو بچہ کو ماں باپ کی ہوتی ہے۔ آپ نے یہ کیوں کہا کہ پہلی محبت ماں باپ کو بچہ کی ہوتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ انسانی نسل کو اگر اس اصول پر مانا جائے کہ آدم و حوّا سے نسل انسانی چلنی شروع ہوئی تو ماننا پڑے گا پہلی محسوس محبت آدم اور حوّا کو ہوئی کیونکہ آدم اوّل خواہ یکدم پیدا ہوا خواہ غیر محسوس دور سے گذر کر محسوس دور میں داخل ہوا اس نے ماں باپ کی محبت کو نہیں دیکھا یا نہیں سمجھا لیکن اس نے اپنی اولاد کی محبت کو پہلی دفعہ دیکھا اور سمجھا اور یہی حق ہے پس آدم و حوّا کی پیدائش کی تھیوری کو دیکھا جائے تو ماننا پڑے گا کہ پہلی محبت ماں باپ کی بچہ سے تھی۔ پہلی محبت بچہ کی ماں باپ سے نہیں تھی یا یوں کہو کہ پہلے اس محبت کو محسوس کرنے والے ماں باپ تھے بچے نہیں تھے۔ یوں تو لوگ ہمیشہ بحث کیا کرتے ہیں کہ پہلے انڈا تھا یا مرغی اور یہ بحث ہمیشہ جاری رہے گی کہ پہلے آدم ہوا یا بچہ۔ لیکن بہرحال کوئی نہ کوئی تھیوری ماننی پڑے گی۔ ڈارون کہتا ہے کہ نسل انسانی نے آہستہ آہستہ ارتقائی صورت اختیار کی ہے۔ پہلے وہ بعض جانوروں کی شکل میں تھا۔ لیکن ارتقائی دور میں سے گذرتے گذرتے گذرتے آخر وہ انسانی شکل میں نمودار ہوا۔ قرآن کریم اس تھیوری کو غلط قرار دیتا ہے۔ لیکن بہرحال اگر ڈارون کی تھیوری درست بھی ہو تو پہلا وجود جو محسوس محبت کرنے والا تھا وہ ماں باپ کا ماننا پڑے گا بچے کا نہیں اور اگر قرآن کریم کی تھیوری لو تب بھی ماں باپ کی محبت کو پہلی محبت ماننا پڑے گا۔ بچے کی محبت کو پہلی محبت نہیں ماننا پڑے گا۔ دینی لحاظ سے بھی یہی اصل ہے کیونکہ خالق و مخلوق کے تعلق میں خالقیت کا تعلق مقدم ہے اور مخلوقیت کا تعلق مابعد میں ماننا پڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جب اپنی محبت کے لئے پیدا کیا تو پہلے محبت اللہ تعالیٰ کے دل میں آئی اور اس کے بعد مخلوق میں جس طرح پہلے محبت ماں باپ کے دل میں آتی ہے اور بعد میں بچہ میں جب وہ محسوس کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ماں جنتے ہی بچہ سے محبت کرتی ہے بلکہ جننے سے بھی پہلے۔ لیکن بچہ کی ماں ولادت کے وقت فوت ہو جائے تو وہ پالنے والی عورت ہی کو ماں سمجھنے لگتا ہے اور اصل ماں باپ کو بھول جاتا ہے۔

اس سوال کا جواب دینے کے بعد اب میں ان موجبات کو لیتا ہوں جو ماں باپ کے دلمیں محبت پیدا کرنے والے ہیں لیکن جن کو وہ خود نہیں جانتے صرف ان کے نتیجہ کو جانتے ہیں اور انکو انسان اور خدا تعالیٰ کے رشتہ پر چسپاں کرتے ہیں۔

(۱) پہلا موجب میں نے خالقیت کا بتایا ہے یہ بھی فطرت انسانی سے معلوم ہوتا ہے بچے گڑیاں بنانے کے شوقین ہوتے ہیں مکان بنانے کے شوقین ہوتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خالقیت کا ایک زبردست تقاضا انسان میں ہے اور پھر وہ اپنی مخلوق سے طبعاً محبت کرتا ہے پس یہ جذبہ سب سے پہلے ماں باپ کے دل میں بچہ کی محبت پیدا کرتا ہے اور اس سے ہم یہ نتیجہ بھی نکال سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جو اصل خالق ہے اس کی محبت اپنی مخلوق سے بہت زیادہ شدید ہونی چاہیئے اور سچ پوچھو تو اسکی ہو بہو مثال موجود ہے۔ ماں باپ کے جتنے قصور بچے کرتے ہیں وہ کب تک ان کو معاف کرتے ہیں بعض دفعہ تو ایک بات نہ ماننے پر ہی انہیں عاق کر دیتے ہیں بیسیوں واقعات سننے میں آتے ہیں کہ ماں باپ نے اپنے بچوں کو عاق کر دیا اور جب پوچھا گیا کہ آپ نے عاق کیوں کیا ہے تو انہوں نے جواب یہ دیا کہ ہم نے کہا تھا فلاں جگہ شادی کرو مگر اس نے ہماری بات نہ مانی اور جگہ شادی کر لی۔ اب کوئی ان سے پوچھے کہ یہ بھی کوئی عاق کرنے والی بات تھی۔ عمر اس نے بسر کرنی تھی یا تم نے ؟

مگر وہ برداشت نہیں کر سکتے اور انہیں عاق کر دیتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کا یہ حال ہے کہ رات دن دنیا کی چھاتی پر انسان گناہ کر رہا ہے اور خدا تعالیٰ کی بات کو رد کر رہا ہے۔ مگر وہ ہے کہ اول تو عذاب نہیں دیتا اور پھر باوجود جاننے کے کہ کل یہی شخص توبہ توڑ دے گا اس کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے اور فرماتا ہے اگر کل اس نے توبہ توڑی تو دیکھا جائے گا آج تو یہ توبہ کر رہا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى (نحل ع ۷) اگر اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ظلم اور گناہ کرتے ہیں پکڑنا چاہے تو انسان کیا حیوان بھی اس دنیا کے پردہ پر نہ رہیں اور انسان کا نام و نشان تک مٹا دیا جائے۔ مگر وہ ٹلاتا جاتا ہے اور کہتا ہے معاف کر دو۔ کیا دنیا میں کوئی ماں باپ ہے جو اپنے بچوں کو اتنا معاف کرتے ہوں۔ اپنے نفس پر غور کر کے دیکھ لو ہم میں سے ہر شخص خدا کی جس قدر نافرمانیاں کرتا ہے اور جس قدر ہزار ہا بلکہ ہزار ہا قصور اس سے سرزد ہوتے ہیں۔ کیا اس قدر نافرمانیاں وہ اپنے ماں باپ کی کر سکتے ہیں؟ وہ تو مار مار کر دھجیاں اڑا دیں۔

(ب) دوسری وجہ ماں باپ کی محبت کی میں نے وحدت وجود بتائی ہے۔ خدا تعالیٰ کو انسان سے یہ تعلق تو نہیں لیکن وحدت مرکزیت کا تعلق ہے۔ کیونکہ انسان اپنی ساری طاقتیں اسی سے لیتا ہے۔ ماں باپ چھوٹے قد کے ہوں تو بچہ بعض دفعہ لمبے قد کا ہوتا ہے۔ ماں باپ کی نظر کمزور ہو تو بچے کی نظر تیز ہوتی ہے۔ ماں باپ کند ذہن ہوں تو بچہ بعض دفعہ بڑا ذہین ہوتا ہے۔ یا ماں باپ بہادر ہوں تو بچہ بزدل ہوتا ہے۔ غرض ہزاروں ہزار چیزیں ایسی ہیں کہ باوجود وحدتِ وجود کے بچے ماں باپ سے نہیں لیتے۔ لیکن خدا تعالیٰ کو انسان سے چونکہ وحدتِ مرکزیت کا تعلق ہے اور انسان کلی طور پر اپنی طاقتیں اسی سے لیتا ہے اس لئے کوئی چیز ایسی نہیں جو انسان کو خدا سے حاصل نہ ہو گویا خدا تعالیٰ انجن ہے اور وہ کار۔ اور یہ تعلق بھی بڑا گہرا ہوتا ہے

(ج) تیسری وجہ ماں باپ کی محبت کی اپنائیت ہے کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ یہ تعلق بھی اللہ تعالیٰ کا انسان سے ماں باپ سے زیادہ ہے۔ کیونکہ ان کا اپنائیت کا احساس ابتداء کے لحاظ سے بھی محدود ہے اور انتہاء کے لحاظ سے بھی محدود ہے۔ ماں باپ کی اپنائیت کا احساس اس وقت ہوتا ہے جب بچہ رحم مادر میں آتا ہے اور جب وہ مر جاتا ہے تو یہ احساس ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ احساس یا تعلق دونوں لحاظ سے غیر محدود ہے۔ میں خواہ آج پیدا ہوا یا پچھلی صدی میں پیدا ہوا۔ خدا تعالیٰ ازل سے یہ جانتا تھا کہ میں اس کا ہوں اور ازل سے یہ جانتا ہے کہ میں مرنے کے بعد بھی اسی کا ہوں۔ پس ماں باپ کی اپنائیت محدود دائرہ کے لئے ہے اور خدا تعالیٰ کی اپنائیت غیر محدود دائرہ کے لئے ہے۔

(د) چوتھی وجہ ماں باپ کی محبت کی بقائے ذات کا احساس ہے۔ چونکہ انہوں نے فنا ہونا ہے اس لئے وہ ایک ایسے وجود کو چاہتے ہیں جس میں ان کا وجود زندہ رہے خدا تعالیٰ فنا سے پاک ہے مگر اس کا تعلق اس جہت سے بھی انسان سے ہے۔ ماں باپ کا بقائے ذات کا تعلق زمانہ کے لحاظ سے ہوتا ہے یعنی ماں باپ کو یہ احساس ہوتا ہے کہ جب ہم مر جائیں گے تو اس زمانہ میں یہ بچہ ہمارا قائم مقام ہو گا۔ لیکن خدا تعالیٰ کا بقاء ذات کا تعلق مقام کے لحاظ سے ہے یعنی چونکہ وہ وراء الوراء ہے وہ انسان کے ذریعہ سے اپنے وجود کو دنیا میں زندہ رکھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ میں صرف اپنے بندے کے ذریعہ دنیا میں ظاہر ہو سکتا ہوں۔ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام دنیا میں نہ آئے ہوتے تو ان کی قوم خدا تعالیٰ کو نہیں دیکھ سکتی تھی۔ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں نہ آئے ہوتے تو ان کی قوم خدا تعالیٰ کو نہیں دیکھ سکتی تھی۔ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں نہ آئے ہوتے تو ان کی قوم خدا تعالیٰ کو نہیں دیکھ سکتی تھی۔ اسی طرح بڑے بڑے اولیاء جو امت محمدیہ میں آئے۔ اگر وہ نہ آئے ہوتے تو اس زمانہ کے لوگ خدا تعالیٰ کو نہیں دیکھ سکتے تھے۔ اسی طرح اس زمانہ میں اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہ آتے تو دنیا خدا تعالیٰ کو نہیں دیکھ سکتی تھی۔ پس ماں باپ کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کا بقائے ذات کا تعلق وقت کے لحاظ سے ہے اور خدا تعالیٰ کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کا بقائے ذات کا تعلق مقام کے لحاظ سے ہے۔ خدا اس مجلس میں ان آنکھوں سے نظر نہیں آ رہا لیکن اس کے بندے نظر آ رہے ہیں جو اس کے وجود کو دنیا میں زندہ رکھے ہوئے ہیں اور درحقیقت یہی قسم بقائے ذات کی اصل بقاء ہے۔ وہ بقاء ایک نکمی سی چیز ہے اور یہ بقاء ایک یقینی اور قطعی چیز ہے۔ آخر سوچنا چاہئے کہ جسمانی بیٹا ماں باپ کی بقاء کا کس طرح موجب بنتا ہے۔ وہ صرف ورثہ لیتا ہے اس کے سوا والدین کی حیات کا وہ اور کیا موجب ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے نیک بندے خدا تعالیٰ کے وجود کو دنیا میں زندہ کرتے اور زندہ رکھتے ہیں اور جسمانی بیٹوں کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ سے ان کی محبت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ چنانچہ دیکھ لو بقائے ذات کی خواہش رکھنے والے ماں باپ کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ بعض دفعہ محتاج بھی ہوتے ہیں تو بچہ ان کی مدد نہیں کرتا وہ اپنے ماں باپ کا وفادار ہونے کی بجائے اپنی اولاد کا زیادہ وفادار ہوتا ہے۔ لیکن وفادار روحانی بیٹے کی یہ حالت ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو خواب میں دکھایا کہ وہ اپنے بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں۔ تو ابراہیمؑ جو اپنی اولاد کے ذریعہ جسمانی بقاء کا محتاج تھا وہ اس خواب کے آتے ہی اپنے بیٹے کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ اور اس نے کہا جب میرا خدا مجھ سے یہ قربانی چاہتا ہے تو میں اپنا قدم پیچھے کیوں ہٹاؤں۔ پس وفادار جسمانی بیٹے اور وفادار روحانی بیٹے میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ جس طرح ابراہیم خدا نما تھا کوئی بیٹا بھی باپ نما نہیں ہو سکتا۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر ممالک میں ہماری کئی مساجد ہوں

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی جماعت سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

(۱)۔ "آپ لوگ دعا بھی کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ یورپ اور امریکہ میں اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے رستہ کھولے اور ہماری جو سکیم ہے کہ یورپ میں ہماری کئی مساجد ہوں۔ امریکہ کی ریاست میں کئی مساجد ہوں۔ اس کو خدا تعالیٰ جلد سے جلد پورا کرے۔"

(۲)۔ "مساجد کی وسعت کے ساتھ ہی ہماری جماعت کی ترقی وابستہ ہے۔"

پس ہماری جماعت کے مخلصین کو چاہیئے کہ اسلام اور احمدیت کو اکناف عالم میں غالب کرنے کے لئے مساجد کی تعمیر کے فنڈ میں دل کھول کر حصہ لیں تا ہم اپنے آقا حضرت المصلح الموعودؓ کے مذکورہ بالا ارشادات کو جلد از جلد پورا ہوتا دیکھیں۔

وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

ماہوار آمد کا پانچواں حصہ معیار قربانی بنایا جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے بارے میں فرمایا:۔

"حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المصلح الموعود) کی خواہش تھی کہ تحریک جدید میں ماہوار آمد کا پانچواں حصہ دیا جائے۔ اگر دفتر دوم کے مجاہد حضور کی اس خواہش کو پورا کر دیں تو ہمارا اندازہ ہے کہ رقم سات لاکھ نوے ہزار (روپیہ) تک پہنچ جائے گی۔"

اکناف عالم میں تبلیغ اسلام کے کام کو فروغ دینے کے لئے جس اعلیٰ قربانی کی ضرورت ہے مذکورہ بالا ارشاد سے واضح ہے جملہ افراد جماعت اس بارہ میں اپنی قربانیوں کا محاسبہ فرمائیں اور اگر کمی نظر آئے تو ادنیٰ موقع پر اس کی تلافی کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اپنے محبوب آقا کی دعائیں حاصل کرنے والے بنیں کہ یہ دعاؤں اور عمل کا زمانہ ہے۔

وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

خدام الاحمدیہ کے ہر ممبر کو قرآن کریم کا ترجمہ آنا چاہیئے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآنی تعلیم کو سمجھیں اور اس کو اپنے دلوں اور دماغوں میں پوری مضبوطی سے قائم کریں۔ میں نے کہا تھا کہ ہر احمدی نوجوان کا یہ فرض ہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہو اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ قرآن کریم میں کیا لکھا ہے۔ اور خدا ہم سے کن باتوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ ہماری جماعت میں کوئی ایک ایسا فرد نہ رہے نہ بچہ نہ جوان نہ بوڑھا جسے قرآن کریم کا ترجمہ نہ آتا ہو۔"

خدام الاحمدیہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد کو ہمیشہ مدنظر رکھیں خود بھی قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر سیکھنے کی کوشش کرتے رہیں اور جماعت کے دوسرے افراد کو بھی قرآن کریم پڑھائیں ناظرہ بھی پڑھائیں۔ ترجمہ بھی پڑھائیں اور تفسیر بھی پڑھائیں اور کام اس طرح منظم طور پر کریں کہ حضور کا منشاء پورا ہو جائے کہ جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہے جو قرآن کریم با ترجمہ نہ جانتا ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

94

وقف عارضی میں شامل ہونیوالی خواتین

۲

۷۸۴ - محترمہ عنایت بیگم صاحبہ زوجہ غلام شبیر صاحب چک ضلع گجرات
۷۸۵ - " اختر النساء صاحبہ زوجہ مولوی نور محمد صاحب مرحوم کوئٹہ
۷۸۶ - " سعیدہ بیگم صاحبہ ادرحمہ ضلع سرگودھا
۷۸۷ - " معراج بیگم صاحبہ " " "
۷۸۸ - " امۃ الحفیظ صاحبہ " " "
۷۸۹ - " فضیلت بیگم صاحبہ بنت ماسٹر خلیل الرحمٰن صاحب مرحوم اچھرہ لاہور
۷۹۰ - " نور الٰہی بیگم صاحبہ کھاریاں ضلع گجرات
۷۹۱ - " نسیم اختر صاحبہ کھوکھر غربی ضلع گجرات
۷۹۲ - " بیگم جان صاحبہ زوجہ بابو نذیر احمد صاحب دائری چکار ضلع مظفر گڑھ
۷۹۳ - " حنیفہ بی بی صاحبہ زوجہ علی محمد صاحب دار النصر شرقی ربوہ
۷۹۴ - " رشیدہ بی بی صاحبہ زوجہ محمد نذیر صاحب " "
۷۹۵ - " امۃ الرشید شوکت صاحبہ رحمت بازار ربوہ
۷۹۶ - " غلام فاطمہ صاحبہ زوجہ ماسٹر اللہ دتہ صاحب دار الیمن ربوہ
۷۹۷ - " امۃ السلام محمود صاحبہ دار العلوم غربی ربوہ
۷۹۸ - " نجمہ فضیلت النساء بسمل صاحبہ رسال پور
۷۹۹ - " نصیرہ بیگم صاحبہ دار الذکر نوشہرہ چھاؤنی۔
۸۰۰ - " عالم بی بی صاحبہ باب الابواب ربوہ
۸۰۱ - " عابدہ بیگم صاحبہ باب الابواب ربوہ
۸۰۲ - " نصرت بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ۔
۸۰۳ - " آمنہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد عمر صاحب " "
۸۰۴ - " عنایت بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری محمد علی صاحب چک ۱۹۲ ضلع لائل پور
۸۰۵ - " نصرت جمیل صاحبہ بنت ڈاکٹر محمدی صاحب چک ۲۵ گ ب " "
۸۰۶ - " سعیدہ بی بی صاحبہ زوجہ عباس علی صاحب لاٹھیانوالہ " "
۸۰۷ - " نواب بی بی صاحبہ زوجہ ڈاکٹر رحیم بخش صاحب " " "
۸۰۸ - " عائشہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد صدیق صاحب منس ماڑہ ضلع لاڑکانہ
۸۰۹ - " صابرہ بی بی صاحبہ زوجہ حافظ عبد اللہ صاحب چک ۱۸ بھروڑ ضلع شیخوپورہ
۸۱۰ - " بشریٰ بیگم صاحبہ بنت محمود احمد صاحب انٹوال
۸۱۱ - " امۃ القیوم صاحبہ بنت چوہدری محمد الدین صاحب چک ۵۶۵ گ ب ضلع لائل پور
۸۱۲ - " امۃ الجمیل صاحبہ بنت " " "
۸۱۳ - " نصیرہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب چک ۴۴۶ گ ب " "
۸۱۴ " فہمیدہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری علی اصغر صاحب " " "
۸۱۵ " ریشماں بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری نذیر احمد صاحب ۴۴۶ گ ب "
۸۱۶ " اہلیہ صاحبہ علی جان صاحب صدر موصیات کوئٹہ شہر
۸۱۷ " امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ زوجہ شمس الحق صاحب " "
۸۱۸ " بی بی صاحبہ بنت چوہدری بشیر احمد صاحب چک ۴۴۶ گ ب ضلع لائل پور
۸۱۹ " فضیلت بیگم صاحبہ بنت چوہدری کریم بخش صاحب چک ۵۶۵ گ ب "
۸۲۰ " مبارکہ بیگم صاحبہ " " " "
۸۲۱ " عصمت بی بی صاحبہ بنت " " "
۸۲۲ " بشریٰ شاہدہ صاحبہ بنت حکیم محمد اسماعیل صاحب ربوہ
۸۲۳ " ناصرہ بیگم صاحبہ زوجہ مولوی عبد الحق صاحب چک ۱۰۹ گ ب ضلع لائل پور
۸۲۴ " صغراں بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری عبد الرحمٰن صاحب " " "
۸۲۵ " حیات بی بی صاحبہ زوجہ واحد بخش صاحب بیٹ چھنن والا ڈیرہ غازی خان
۸۲۶ " حفیظ بی بی صاحبہ زوجہ یقین محمد صاحب " " "
۸۲۷ " راج بی بی صاحبہ زوجہ فضل احمد صاحب چک سکندر ضلع گجرات
۸۲۸ " کنیز فاطمہ صاحبہ بنت حاجی محمد خان صاحب " "
۸۲۹ " صابرہ بیگم صاحبہ زوجہ رفیق احمد صاحب آسکہ شیاں ضلع سیالکوٹ
۸۳۰ " رشیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد حسین صاحب مرحوم آسکہ شیاں ضلع سیالکوٹ

(باقی)

ہمارا ارادہ اور عزم

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"ہمارا ارادہ اور عزم یہ ہے کہ ہم نے یورپ کے ایک ایک ملک میں کئی کئی مساجد تعمیر کرنی ہیں تاکہ وہاں پر اسلام کا نام ہمیشہ بلند ہوتا رہے .... خوش قسمت ہیں وہ جو اپنی قربانیوں کے ذریعہ اس میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔"

ہماری جماعت کے مخلصین مردوں۔ عورتوں اور بچوں کو چاہیئے کہ وہ دنیا کے تمام ممالک میں مساجد تعمیر کرنے کے لئے مساجد فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں تاکہ تمام دنیا میں اسلام کا نام ہمیشہ بلند ہوتا رہے۔ کیا ہی مبارک ہیں وہ لوگ جو اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

ایجنٹ صاحبان الفضل کی توجہ کے لئے ضروری اعلان

بل ماہ جولائی ۱۹۷۱ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ ان بلوں کی ادائیگی دس اگست تک ضرور کر دیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

داخلہ طبیہ کالج ربوہ

طبیہ کالج ربوہ میں داخلہ یکم ستمبر سے شروع ہو رہا ہے یہ کالج طبی تعلیم۔ بلڈنگ لیبارٹری اور اخلاق و صحت کی نگرانی کے لحاظ سے مثالی کالج ہے۔ شرط داخلہ میٹرک۔ تفصیل کے لئے کالج سے پراسپکٹس مفت طلب فرمائیں۔

(پرنسپل)

تلاش گمشدہ

عبد الرشید ولد غلام حسین صاحب مورخہ ۲۴ جولائی بروز ہفتہ سے گم ہے۔ اس کا دماغی توازن ٹھیک نہیں ہے عمر ۳۰ سال ہے۔ رنگ گورا چہرہ گول بائیں ہاتھ کے انگوٹھے پر زخم کا نشان۔ قد ۵½ فٹ جسم موٹا۔

جس صاحب کو ملے قریبی پولیس سٹیشن پر یا عبد العزیز صاحب بھٹی کیانہ مرچنٹ کنری ضلع تھرپارکر کو اطلاع دیں۔

(غلام حسین ناصر آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کا مقدمہ زیر سماعت ہے۔ احباب جماعت سے باعزت بریت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد ظہیر الدین احمد آف شاہدرہ لاہور۔

۲۔ خاکسار ایک قتل کے مقدمہ میں ملوث ہے احباب جماعت سے باعزت بریت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(بشیر احمد ولد سردار خان داتہ زیدکا ضلع سیالکوٹ)

۳۔ بندہ تقریباً عرصہ پانچ سال سے دل کی تکلیف اور دمہ کی وجہ سے بیمار ہے کامل شفا کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(امیر الدین (بھارت نگی) پاک نگر لاہور)

۴۔ میرے بھانجے کیپٹن مسعود احمد نیازی کو ایک حادثہ کے نتیجہ میں ران کی ہڈی پر سخت چوٹ آئی ہے سب بہن بھائی دعا کریں کہ قادر مطلق اسے کامل صحت دے آمین۔

(ام ظفر کوئٹہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں نے طاقت اور غلبہ حاصل کرنیکے باوجود اپنی زبانیں ذکر الٰہی سے تر رکھیں

ان کی راتیں خدا تعالےٰ کے حضور قیام اور سجود میں گذرتی تھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الفرقان کی آیت يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کو جب دنیا پر غلبہ حاصل ہوگا تو وہ عیش و عشرت میں منہمک نہیں ہوں گے بلکہ اُن کی راتیں خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ و قیام کرتے ہوئے گذریں گی چنانچہ جب تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو ہمیں مسلمانوں کی اس امتیازی خصوصیت کا بھی نہایت واضح طور پر علم حاصل ہوتا ہے۔ تاریخوں میں لکھا ہے کہ جب روم کے ساتھ مسلمانوں کی لڑائی ہوئی تو رومی جرنیل نے اپنا ایک وفد مسلمانوں کے حالات کا جائزہ لینے کے لئے بھیجا اور اس نے کہا کہ تم مسلمانوں کے لشکر کو جاکر دیکھو اور پھر واپس آکر بتاؤ کہ ان کی کیا کیفیت ہے وہ وفد اسلامی لشکر کا جائزہ لے کر واپس گیا تو اس نے کہا ہم مسلمانوں کو دیکھ آئے ہیں۔ وہ ہمارے مقابلہ میں بہت تھوڑے ہیں مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوئی جن ہیں کیونکہ ہم نے دیکھا کہ وہ دن کو لڑتے ہیں اور رات کو تہجد پڑھنے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ہمارے سپاہی جو دن بھر کے تھکے ماندے ہوتے ہیں وہ تو رات کو شرابیں پیتے اور ناچ گانے میں مشغول ہو جاتے ہیں اور جب ان کاموں سے فارغ ہوتے ہیں تو آرام سے سو جاتے ہیں۔ مگر وہ لوگ کوئی عجیب مخلوق ہیں کہ دن کو لڑتے ہیں اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے اور اس کا ذکر کرتے ہیں ایسے لوگوں سے لڑنا بے فائدہ ہے۔ چنانچہ دیکھ لو۔ اس ذکرِ الٰہی کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ بھی آسمان سے ان کی مدد کے لئے اترا اس نے انہیں بڑی بڑی طاقتور حکومتوں پر غالب کر دیا۔ عرب کی ساری آبادی ایک لاکھ اسّی ہزار تھی۔ مگر انہوں نے روم جیسے ملک سے ٹکر لے لی جس کی بیس کروڑ آبادی تھی۔ پھر انہوں نے کسریٰ کے ملک پر حملہ کر دیا اور اس کی آبادی بھی بیس تیس کروڑ تھی۔ گویا پچاس کروڑ کی آبادی رکھنے والے ممالک پر ایک لاکھ اسّی ہزار کی آبادی رکھنے والے ملک کا ایک حصہ حملہ آور ہوا۔ اور پھر یہ ملک اتنے طاقتور تھے کہ ہندوستان بھی اُن کے ماتحت تھا چین بھی اُن کے ماتحت تھا۔ اسی طرح ٹرکی آرمینیا۔ عراق اور عرب کے اوپر کے ممالک فلسطین اور مصر وغیرہ بھی اُن کے ماتحت تھے مگر باوجود اتنی کثرت کے مٹھی بھر مسلمان نکلے تو انہوں نے ان کا صفایا کر دیا اور بارہ سال کے عرصہ میں ان کی فوجیں قسطنطنیہ کی دیواروں سے جا ٹکرائیں۔ یہ فتوحات جو مسلمانوں کو حاصل ہوئیں صرف ذکرِ الٰہی يُبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا کا نتیجہ تھیں۔ لیکن جب مسلمان بگڑ گئے اور انہوں نے ذکرِ الٰہی میں اپنی راتیں بسر کرنے کی بجائے رنگ رلیوں اور ناچ گانوں میں راتیں بسر کرنی شروع کر دیں۔ جب انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ اسحاق موصلی بڑا اچھا گانے والا ہے۔ فلاں کنچنی خوب ناچتی ہے تو اللہ تعالےٰ نے اُن کی تباہی کے لئے ہلاکو خان کو بغداد پر مسلط کر دیا اور اس نے ایک دن میں اٹھارہ لاکھ مسلمانوں کو قتل کر دیا اور شاہی خاندان کی کوئی عورت ایسی نہ چھوڑی جس کے ساتھ بدکاری نہ کی گئی ہو۔ اس وقت مسلمان ایک بزرگ کے پاس گئے اور انہیں کہا کہ دعا کریں بغداد تباہی سے بچ جائے۔ انہوں نے کہا۔ میں کیا دعا کروں۔ میں تو جب بھی ہاتھ اٹھاتا ہوں اللہ تعالےٰ کے فرشتے مجھے یہ آوازیں دیتے سنائی دیتے ہیں کہ اَيُّهَا الْكُفَّارُ اُقْتُلُوا الْفُجَّارَ یعنی اے کافرو۔ ان فاسق و فاجر مسلمانوں کو خوب مارو۔ چنانچہ بغداد تباہ ہوگیا۔ اور عباسی حکومت کا خاتمہ ہوگیا۔ حالانکہ ایک زمانہ میں اُن کی طاقت کا یہ عالم تھا کہ رومی حکومت کے لشکر کو جو ساٹھ ہزار کی تعداد میں تھا مسلمانوں کے صرف ساٹھ آدمیوں نے شکست دے دی تھی۔ اور ان کے ساٹھ میں سے بھی صرف بارہ تیرہ شہید ہوئے اور بیس کے قریب خطرناک زخمی ہوئے باقی سب خیریت کے ساتھ واپس آگئے۔"

(تفسیر سورۃ الفرقان صفحہ ۱۵۱-۱۵۲)

ایک المناک حادثہ

۲۰ جولائی کو ۱/۲ ۱۰ بجے صبح دو احمدی نوجوان ملٹری افسروں کے ساتھ ایک المناک حادثہ پیش آگیا۔ وہ دونوں ایک سکوٹر پر ملیر کینٹ سے ڈرگ روڈ جا رہے تھے کہ ایئرپورٹ کے قریب ایک حادثہ پیش آگیا۔ دونوں کو شدید چوٹیں آئیں اور وہ بے ہوش ہو گئے انہیں نیول ہسپتال کراچی میں پہنچا دیا گیا۔ وہاں میرے بیٹے لیفٹیننٹ ولید اسلم کو تو خون اور گلوکوس دینے کے بعد ہوش آگئی مگر لیفٹیننٹ شاہد احمد منہاس جن کے سر پر شدید چوٹ آئی تھی۔ زخم کی تاب نہ لاکر تقریباً ۲ بجے جناح ہسپتال میں صرف ۲۰ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم بہت خوش خلق محنتی قابل اور ہونہار نوجوان تھا۔ کراچی میں محکمانہ تربیت کے لئے گیا ہوا تھا۔ اپنے کورس کے دوران بھی بڑی اعلیٰ پوزیشن حاصل کرتا رہا۔ ان کی نعش اگلے روز بذریعہ PIA صبح ۸ بجے کراچی سے فوجی اعزاز کے ساتھ روانہ ہوئی اور ۱/۲ ۹ بجے لاہور ایئرپورٹ پہنچی۔ نماز جنازہ مکرم چوہدری عبدالستار صاحب آف اسلامیہ پارک لاہور نے پڑھائی۔ تابوت تھوڑی دیر گلبرگ ڈی ۶۹ میں رکھنے کے بعد مزنگ۔ لاہور کے قبرستان میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔

مرحوم نصیر احمد صاحب منہاس مرحوم کے صاحبزادے تھے (جو گیارہ برس پہلے عین جوانی میں وفات پا گئے تھے) اپنی بیوہ ماں کے چشم و چراغ اور اپنے بڑے بھائی کیپٹن طاہر منہاس کے دست راست اور اپنی چھوٹی تین بہنوں کے سر پر سایہ رحمت تھے۔ بے وقت اچانک اور جوانی کی موت کا شدید صدمہ ان کی والدہ کو برداشت کرنا پڑا ہے۔ ان کی حالت دیکھی نہیں جاتی۔ سب بزرگوں۔ بہنوں اور احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ تہ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان کی والدہ۔ بھائی۔ ہمشیرگان اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

احباب میرے بیٹے عزیزم لیفٹیننٹ ولید اسلم کی صحت اور درازئ عمر کے لئے دعا فرما کر بھی عند اللہ ماجور ہوں۔ عزیزم کی بائیں ٹانگ ٹوٹ گئی ہے اور اس کی ہڈی کا اپریشن ہونا قرار پایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اُسے جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار میجر محمد اسلم ریٹائرڈ ۱۲۵۔ امتیاز سبزہ زار راولپنڈی)

حقیقی احمدی کا ثبوت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"مسجد نصرت جہاں کا افتتاح بلاشبہ ہماری تاریخ کا ایک عظیم واقعہ ہے۔ لیکن ہمیں یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ اب ہم پر اور بھی زیادہ گراں بہا ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور یہ کہ آئندہ ہمیں اور بہت سی مسجدیں تعمیر کرنا ہیں اور اپنے حقیقی احمدی ہونے کا ثبوت دینا ہے۔"

جماعت احمدیہ اپنے اس فرضِ منصبی سے اس وقت عہدہ برآ ہو سکتی ہے جب کہ وہ سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے تجویز فرمودہ لائحہ عمل تعمیر مساجد ممالک بیرون پر پوری طرح لبیک کہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس اہم ذمہ داری کو کماحقہٗ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

مکرم محمد شریف صاحب ولد چوہدری خیر الدین صاحب وصیت ۱۲۴۱۲ جنہوں نے موضع کنڈے والی ضلع رحیم یار خان سے وصیت تحریر کی تھی۔ اور موضع بستی لعل ڈاک خانہ متھرو ضلع ملتان میں بھی رہتے رہے ہیں کا موجودہ پتہ درکار ہے۔

اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کوئی اور دوست جن کو ان کے پتہ کا علم ہو تو ان کے پتہ سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز
ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴